کنارے آیا ، وهاں ایک بڑ کا درخت تها ، اس کی جڑ پر دونا رکھ ، سرور میں منه هاتھ دهونے گیا ۔ اس بر کش کی جڑ سے ایک کالا ناگ نکل اس دونے میں منه ڈال چلا گیا ، اور وه دونا تمام زهر سے بهر گیا ، که اس میں یه بهی هاتھ منه دهو کر آیا ، پر اسے یه احوال معلوم نه تها ، اور بهوک بهی نهایت لگی تهی ، آتے هی کهیر کهائی اور وهیں سے بش چڑها ۔

پهر ان نے اس براهمن سے جا کر کہا که تیں نے میرے تئیں بش دیا ، اور میں اب اس سے مروں گا ۔ اتنا کهه گهوم کر گرا اور مر گیا ۔ پهر اس براهمن نے اسے موا دیکھ اپنی سو کئیا ستری کو گهر سے نکال دیا ، اور کہا برهم هتیارى تو یہاں سے جا ۔

اتنی بات سنا بیتال بولا که اے راجا ! ان میں سے برهم هتیا کا پاپ کسے هوا ؟ راجا نے کہا ، سانپ کے منه میں تو بش هوتا هے ، اس سے اسے پاپ نہیں ۔ اور براهمن نے بهوکا جان کے بهکشا دی تهی ، اسے بهی پاپ نہیں ۔ اور اس براهمنی نے سوامی کی آگیا سے بهیک دی تهی ، اسے بهی پاپ نہیں ۔ اور اس نے بهی ان جانے کهیر کهائی ، تس سے اسے بهی پاپ نہیں ۔ غرض ان میں سے جس کو کوئی پاپ لگاوے وهی پاپی هے ۔ یه سن بیتال پهر اسی ترور پر جا لٹکا ، اور راجا بهی جا اسے اتار ، باندھ ، کاندهے پر رکھ ، وهاں سے چلا ۔

تیرهویں کہانی

بیتال بولا اے راجا ! چندر پردئے نام ایک نگری هے ، اور اس جگه کا رندهیر نام راجا تها ، اس کی نگری دهم دهوج نام ایک سیٹھ تها ، اور اس کی بیٹی کا نام شوبهنی ۔ پر اتی سندری ، جوانی اس کی دن بدن بڑهتی تهی ، اور روپ اس کا پل پل ادهک هوتا تها ۔ اتفاقاً اس نگری میں راتوں کو چوری هونے لگی ۔ جب چوروں کے هاتھ سے مهاجنوں نے بہت دکھ پایا ، تب اکٹهے هو راجا کے نکٹ[1] جا کر سب نے کہا مہاراج ! چوروں نے نگر میں بہت ظلم کیا هے ، هم اس شہر میں اب ره نہیں سکتے ۔ راجا نے کہا ، خیر جو هوا سو هوا ، لیکن اب آگے دکھ نه پاؤ گے ، میں ان کا جتن کرتا هوں ۔ یه کهه راجا نے بہت سے لوگ بلوا ، چوکی کو بهیج دیے ، اور چوکی پہرے کا ڈهب ان کو بتا دیا اور حکم کیا که جہاں چوروں کو پاؤ ، بنا پوچهے مار ڈالو ۔ لوگ رات کو نگر کی رکهوالی کرنے لگے ، اس پر بهی چوری هوتی تهی ، سارے ساهوکار اکٹهے هو کر راجا کے پاس آئے ، اور عرض کی ، مہاراج آپ نے پہروے بهیجے ، تو بهی چور نه کم هوئے ، اور روز چوری هوتی هے ۔ راجا نے کہا اس وقت تم رخصت هو ، آج کی رات سے نگر کی چوکی دینے میں نکلوں گا ۔ یه سن کے راجا سے بدا هو ، وے

۱۔ نزدیک ۔

اپنے اپنے گھر گئے ، اور جس وقت کہ رات ہوئی ، راجا اکیلا ڈھال تلوار لے پیادہ نگری کی رکشا[1] کرنے لگا ۔ اس میں آگے جا کے دیکھے تو ایک چور سامنے سے چلا آتا ہے ۔ راجا اسے دیکھ کر پکارا تو کون ہے ! وہ بولا کہ میں چور ہوں ، تو کون ہے ! راجا نے کہا میں بھی چور ہوں ۔

یہ سن وہ خوش ہو کے بولا ، آؤ مل کر چوری کرنے چلیں ۔ یہ بات آپس میں ٹھہرا راجا اور چور باتیں کرتے ہوئے ایک محلے میں پیٹھ ، اور کتنے ایک گھروں میں چوری کر ، مال متاع لے ، نگر کے باہر نکل ، ایک کنویں پر آئے ، اور اس میں اتر پاتال‌پری میں جا پہنچے ، وہ چور راجا کو دروازے پر کھڑا کر دھن دولت اپنے مندر میں لے گیا ۔ اتنے میں اس کے گھر میں سے ایک داسی نکلی ، وہ راجا کو دیکھ کے کہنے لگی ، مہاراج ! تم کہاں اس دشٹ[2] کے ساتھ یہاں آئے ، خیر اس میں ہے کہ وہ آنے نہ پاوے ، اور تم سے جہاں تلک بھاگا جائے بھاگو ، نہیں تو وہ آتے ہی تمھیں مار ڈالے گا ۔ راجا نے کہا میں تو راہ نہیں جانتا کدھر کو جاؤں ۔ پھر اس چیری نے باٹ دکھا دی ، اور راجا اپنے مندر کو آیا ۔

غرض دوسرے دن راجا نے سب اپنی سینا[3] ساتھ لے اس کنویں کی راہ پاتال پری میں جا کر چور کا تمام گھر بار گھیر لیا ، اور وہ کسی اور راہ سے نکل اس نگری کا مالک

۱۔ حفاظت ۔
۲۔ خبیث ۔
۳۔ فوج ۔

جو دیو تھا ، اس کے پاس گیا ۔ عرض[1] کی کہ ایک راجا میرے مارنے کو گھر پر چڑھ آیا ہے ، یا تم میری اس سمے سہائے[2] کرو ، نہیں تمھاری پری[3] کا باس چھوڑ اور نگر میں جا بستا ہوں ۔ یہ سن راکشس نے خوش ہو کر کہا ، تو میرے لیے کھانے کو لایا ہے ، میں تجھ سے بہت خوش ہوا ۔ یہ کہہ کر جہاں راجا کٹک لیے حویلی گھیرے ہوئے تھا وہاں وہ دیو آ ، آدمیوں کو اور گھوڑوں کو کھانے لگا ، اور راجا اس دیو کی صورت دیکھ کر بھاگا ، اور جن لوگوں سے بھاگا گیا وے تو بچے ، اور باقیوں کو دیو نے کھایا ۔

غرض راجا اکیلا بھاگا جاتا تھا ، کہ چور نے آ کر للکارا ، تو رجپوت ہو کر لڑائی سے بھاگتا ہے ۔ یہ سنتے ہی راجا پھر کھڑا ہوا ، اور دونوں سن‌مکھ ہو یدھ کرنے لگے ۔ ندان راجا اسے بس کر مشکیں باندھ نگر میں لے آیا ۔ پھر اس کو نہلوا دھلوا اچھے اچھے بستر[4] دھرا ، ایک اونٹ پر بٹھلا ، ڈھنڈوریا ساتھ کر ساری نگری کے پھیرنے کو بھیجا ، اور سولی اس کے واسطے کھڑی کرنے کا حکم کیا ۔ اس میں شہر کے لوگوں میں سے جو اسے دیکھتا تھا سو کہتا تھا ، کہ اسی چور نے تمام نگر لوٹا ہے ، اور اب اسے راجا سولی دے گا ۔

جب کہ اس دھرم دھوج سیٹھ کی حویلی کے نیچے وہ چور گیا ، تو اس سیٹھ کی بیٹی نے ڈھنڈورے کی آواز سن

۱۔ بار کر : اور عرض کی ۔
۲۔ امداد ۔
۳۔ بستی ۔
۴۔ کپڑے پہنا ۔

اپنی داسی سے پوچھا ، یہ کاہے کی ڈونڈی باجتی ہے؟ وہ بولی جو چور اس نگر میں چوری کرتا تھا ، اسے راجا پکڑ لایا ہے ، اب سولی دے گا ۔ یہ سن کے دیکھنے کو وہ بھی دوڑی آئی ۔ چور کا روپ جوبن دیکھتے ہی موہت ہو گئی ، اور اپنے باپ سے آ کر کہا ، تم اس سمے راجا کے پاس جاؤ، اور اس چور کو چھڑا لاؤ ۔

سیٹھ بولا ، کہ جس چور نے راجا کا تمام نگر موسا[1] ہے ، اور جس کے لیے سارا کٹک[2] کٹا ، اسے میرے کہنے سے کیوں کر چھوڑے گا ؟ پھر اس نے کہا ، جو تمھارے سربس[3] دے سے بھی راجا اسے چھوڑے تو ترنت تم اسے چھڑا لاؤ ، جو وہ نہ آوے گا ، تو میں بھی اپنی جان دوں گی ۔ یہ سن سیٹھ نے راجا سے جا کر کہا ، مہاراج ! پانچ لاکھ روپے مجھ سے لیجیے ، اور اس چور کو چھوڑ دیجے ۔ راجا بولا ، اس چور نے سارا نگر موسا ، اور تمام لشکر اس کے سبب سے غارت ہوا ، اسے میں کسی طرح سے نہ چھوڑوں گا ۔ جب راجا نے اس کی بات نہ مانی ، لاچار پھر یہ اپنے گھر کو آیا ، اور اپنی بیٹی سے کہا ، جتنا کہنے کا دھرم تھا اتنا میں نے کہا ، لیکن راجا نے نہ مانا ۔ اتنے عرصے میں چور کو نگری کے پھیرے دلوا کر سولی پاس لا کھڑا کیا ۔ اور چور نے اس بنیے کی بیٹی کا احوال جو سنا ، پہلے کھکھلا کر ہنسا ، پھر ڈکرا ڈکرا رونے لگا ، اتنے میں لوگوں نے اسے سولی پر کھینچ لیا ۔ اور بنیے کی بیٹی اس کے

۱- لوٹا ۔
۲- فوج ماری گئی ۔
۳- تمام جائداد ۔

مرنے کی خبر پا کر ستی ہونے کے لیے اسی جگہ پر آئی ، چتا بنوا اس میں بیٹھ ، اس چور کو سولی سے اتار ، اس کا سر گود میں رکھ جلنے کو بیٹھی ، چاہے کہ اس میں آگ دلوائے ، اتفاقاً وہاں ایک دیوی کا مندر تھا ، اس میں سے ترنت دیوی نکل کر بولی ، اے پتری ! میں تشٹ ہوئی تیرے ساہس پر ، تو بر مانگ ۔ وہ بولی ، ماتا ! جو تو مجھ سے تشٹ ہوئی ہے تو اس چور کو جی دان دے ۔ پھر دیوی بولی ، اسی طرح سے ہووے گا ۔ یہ کہہ پاتال سے امرت لا چور کو جلا دیا ۔

اتنی کتھا کہہ بیتال نے پوچھا اے راجا ! بتاؤ کہ چور پہلے کس کارن ہنسا اور پیچھے کس لیے رویا ؟ راجا نے کہا ، جس واسطے ہنسا وہ باعث میں جانتا ہوں ، اور جس لیے رویا وہ بھی مجھے معلوم ہے ۔ سن بیتال ! چور نے جی میں بچارا ، یہ جو میرے واسطے سربس راجا کو دیتی ہے ، اب اس کا میں کیا اپکار[1] کروں گا ، یہ سمجھ کر وہ رویا ۔ پھر اپنے من میں بچارا کہ مرنے کے سمے اس نے مجھ سے پریتی کی ، بھگوان کی گتی کچھ جانی نہیں جاتی ۔ کلکشن کو دے لکشمی ، کل ہین کو دیوے بدیا ۔ مورکھ کو دے سندر ستری ، پہاڑ پر برساوے برشا ۔ ایسی ایسی باتیں سوچ کر ہنسا ۔ یہ سن بیتال پھر اسی پیڑ پر جا لٹکا ، راجا پھر وہاں گیا ، اور اسے کھول ، گٹھڑی باندھ ، کاندھے پر رکھ ، لے چلا ۔

۱- صلہ ۔